سوال

(593)حج وعمرہ کی نیت کر کے اسے توڑا نہیں جا سکتا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک عورت نے جو مملکت عربیہ کے جنوب میں ایک شہر میں رہائش پذیر ہے، رمضان سے تین دن پہلے اس نے عمرے کی نیت کی، احرام بھی باندھ لیا، مگر میقات پہنچنے سے پہلے اس نے اپنی نیت بدل لی، اور یہ کہا کہ میں رمضان میں عمرہ کر لوں گی۔ پھر وہ مکہ گئی مگر عمرہ اس نے رمضان ہی میں کیا اور پھر حلال ہوئی۔ کیا اس کا یہ عمل صحیح ہے؟ اور کیا یہ نیت فسخ کرنے پر کچھ لازم آتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ عمل صحیح نہیں ہے، کیونکہ انسان جب حج یا عمرے میں داخل ہو جائے تو اسے اپنا یہ عمل بغیر کسی شرعی سبب کے توڑنا حرام ہے۔ اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

وَأَتِمُّوا الحَجَّ وَالعُمرَةَ لِلَّهِ فَإِن أُحصِرتُم فَمَا استَيسَرَ مِنَ الهَديِ ... ١٩٦ سورة البقرة

''حج اور عمرہ اللہ کی رضا کے لیے پورا کرو، اگر راستے میں روک لیے جاؤ تو جو قربانی میسر ہو پیش کرو۔''

اسے چاہئے کہ اپنے اس قصور سے توبہ کرے، اور اس کا عمرہ صحیح ہے، خواہ اس نے اس کے فسخ کی نیت بھی کی تھی، مگر اس سے یہ فسخ نہیں ہو سکتا، اور یہ حج کے خصائص میں سے ہے، جو دوسرے اعمال میں نہیں ہے، کہ مثلا کوئی حج کو باطل کرنے کی نیت کرے تو وہ باطل نہیں ہوتا، جیسے کہ دوسری عبادتیں باطل ہو جاتی ہیں۔ مثلا روزے دار نے اپنا روزہ باطل کرنے کی نیت کی تو وہ باطل ہو جائے گا۔ نمازی اپنی نماز باطل کرنے کی نیت کرے تو باطل ہو جائے گی۔ وضو کرنے والا اپنے وضو کے دوران میں اپنے وضو کے باطل کرنے کی نیت کر لے تو وہ باطل ہو جائے گا۔ مگر عمرہ کرنے والا اپنے عمرے کے دوران میں اسے باطل کرنے کی نیت کرے، یا حاجی تلبیہ کہتے ہوئے اسے باطل کرنے کی نیت کرے تو یہ باطل نہیں ہوں گے۔ اسی لیے علماء کہتے ہیں کہ "نسک (حج و عمرہ) آدمی کے باطل کرنے سے باطل نہیں ہوتے۔" اس لیے ہم کہتے ہیں کہ اس عورت نے جس وقت عمرہ کی نیت کر لی اور احرام باندھ لیا تو عمرے کی تکمیل تک وہ احرام ہی میں رہی اور اس کے فسخ کرنے کی نیت غیر موثر رہی۔ اور اب یہ سوال کہ کیا اس عورت نے رمضان میں عمرہ پایا یا نہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اس نے رمضان میں عمرہ نہیں پایا، کیونکہ اس کا احرام رمضان سے تین دن پہلے سے تھا، اور رمضان میں عمرے والے کے لیے ضروری ہے کہ اس کا احرام ابتداء سے لے کر آخر تک رمضان میں ہو۔ اس کی ایک دوسری مثال: ایک آدمی شعبان کی آخری گھڑی میں میقات پر پہنچا، اور عمرے کا احرام باندھا، اور ادھر سورج غروب ہو گیا اور رمضان شروع ہو گیا، پھر وہ حرم میں آکر طواف، سعی اور قصر کرتا ہے، تو کیا اس نے رمضان میں عمرہ پا لیا؟

اس کا جواب بھی یہی ہے کہ اس نے رمضان میں عمرہ نہیں پایا، کیونکہ اس کی ابتداء احرام رمضان شروع ہونے سے تھی۔

اورایک مثال: ایک آدمی نے رمضان کے آخری دن میں سورج غروب ہونے سے پہلے احرام باندھا، اور پھر عید کی رات میں طواف، سعی وغیرہ کی توکیا اس نے رمضان میں عمرہ کیا؟

اس کا جواب یہ ہے کہ اس نے بھی رمضان میں عمرہ نہیں کیا، کیونکہ اس نے اپنے عمرے کا ایک جزرمضان کے بعد ادا کیا ہے۔ اور رمضان میں عمرہ تبھی ہوگا جب ابتدائے احرام سے لے کر آخرتک تمام اعمال رمضان میں ہوں۔

تواس خاتون کےلیے ہمارے جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ اس کا عمرہ صحیح ہے مگراس نے اپنا یہ عمرہ رمضان میں نہیں پایا، اوراسے یہ بھی درست نہیں ہے کہ احرام توڑکر واپس جائے۔ اگریہ اسے باطل کرنے کی نیت بھی کرے گی تو یہ باطل نہیں ہوگا، خواہ یہ اپنے سلے ہوئے کپڑے بھی پہنے۔ کیونکہ یہ عورت ہے اور عورت سلے ہوئے کپڑے ہی پہنتی ہے، سو جو چاہے پہنے۔ اگر بالفرض کوئی اور ممنوعہ کام بھی کرتی ہے، تواس پر کچھ نہیں ہے کیونکہ یہ جاہل اور لاعلم ہے۔ اور وہ انسان جو اپنی جہالت، نسیان یا اکراہ کی وجہ سے احرام کی مخالفات کا مرتکب ہواس پر کچھ نہیں ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 416

محدث فتویٰ